اَلنَّحْرُ

قربانی کے مسائل

حج قران اور حج تمتع کرنے والوں پر قربانی کرنا واجب ہے جو قربانی نہ کرسکے اسے حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس جا کر سات (کل دس) روزے رکھنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ...فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ا مَکَّۃَ قَالَ لِلنَّاسِ ((مَنْ کَانَ مِنْکُمْ اَہْدٰی فَاِنَّہٗ لاَ یَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّہٗ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْکُمْ اَہْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلْیُقَصِّرْ وَلْیَحْلِلْ ثُمَّ لِیُہِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ ہَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلاَثَۃَ اَیَّامٍ فِیْ الْحَجِّ وَسَبْعَۃً اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَہْلِہٖ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عبداللہ بن عمرw فرماتے ہیں جب نبی اکرمe مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا ”تم میں سے جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے، صفا و مروہ کی سعی کرے اور بال کٹوا کر احرام کھول دے پھر (8 ذی الحجہ کو) حج کا احرام باندھے‘ جو شخص قربانی کا جانور نہ پائے (یعنی استطاعت نہ رکھے) وہ حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس جا کر سات روزے رکھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حج افراد کرنے والے کے لئے قربانی کرنا ضروری نہیں چاہے کرے چاہے نہ کرے۔حج کے دنوں میں تین روزے عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی بھی وقت رکھے جا سکتے ہیں اگر عید سے قبل روزے نہ رکھے جاسکیں تو ایام تشریق (13,12,11 ذی الحجہ) میں رکھے جا سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ عام حالت میں حاجی اور غیر حاجی سب کے لئے ایام تشریق میں روزے رکھنا منع ہیں۔ گھر واپس جا کر سات روزے مسلسل یا الگ الگ رکھنا دونوں طرح جائز ہے اگر کوئی شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور دوران حج بیمار ہو جائے اورتین روزے رکھنے کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو‘ تو اسے اپنے گھر پہنچ کر دس روزے مکمل کرنے چاہئیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

منیٰ یا مکہ میں کسی بھی جگہ حج کی قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا قَالَ ((کُلُّ عَرَفَۃَ مَوْقِفٌ وَّ کُلُّ مِنًی مَنْحَرٌ وَکُلُّ الْمُزْدَلِفَۃِ مَوْقِفٌ وَکُلُّ فِجَاجِ مَکَّۃَ طَرِیْقٌ وَمَنْحَرٌ))رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہw سے روایت ہے کہ رسول اللہe نے فرمایا ”سارا عرفات موقف ہے سارا منیٰ قربان گا ہ ہے، سارا مزدلفہ موقف ہے، مکہ کی ساری گلیاں راستے اور قربان گاہ ہیں۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دم کی قربانی بھی منیٰ اور مکہ سے باہر کرنی جائز نہیں۔

10 ذی الحجہ کی صبح سے لے کر13 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک چار دن قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ ص عَنِ النَّبِیِّا کُلُّ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ ذَبْحٌرَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ (حسن)

حضرت ابو ہریرہt سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمe ‘ ”ایام تشریق کے تمام دن قربانی کے دن ہیں۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد قربانی کرنی چاہئے لیکن اگر کوئی شخص کسی وجہ سے کنکریاں مارنے سے قبل قربانی کر لے تو کوئی حرج نہیں۔

حدیث مسئلہ نمبر   وضاحت :
279کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جانور ذبح کرنے کے آداب۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص بِحَدِّ الشِّفَارِ وَاَنْ تُوَارٰی عَنِ الْبَہَائِمِ وَقَالَ ((اِذَا ذَبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجْزْ)) رَوَاہُ ابْنِ مَاجَۃَ   (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرw نے (جانور ذبح کرنے سے قبل) چھری تیز کرنے کا eفرماتے ہیں کہ رسول اللہ حکم دیا ہے اور یہ کہ چھری کو جانور سے چھپایا جائے اور جب ذبح کرنا ہو تو جلدی جلدی ذبح کیا جائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قربانی کے وقت جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرنا مستحب ہے۔

قربانی سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ کِنا مسنون ُ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ص قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا ذَبَحَ یَوْمُ الْعِیْدِ کَبْشَیْنِ ثُمَّ قَالَ حِیْنَ وَجَّہُمَا اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلاَتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ ◆وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ   (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ tسے روایت ہے کہ رسول اللہ eنے عید کے روز دو مینڈھے ذبح کئے۔ دونوں کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کر کے یہ آیت پڑھی میں نے اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کوپیدا کیا اور میں ہر گز مشرکوں سے نہیں ہوں۔ (سورہ انعام، آیت نمبر 78)بے شک میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور مرنا صرف اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا ہوں۔ (سورہ انعام، آیت نمبر163,162) مذکورہ آیت تلاوت کرنے کے بعد آپ eنے یہ کلمات ارشاد فرمائے یا اللہ! یہ جانور تو نے ہی دیا تھا اور تیرے ہی نام پر میں نے اسے قربان کیا ہے۔ محمد (e) اور ان کی امت کی طرف سے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :   ایک صحیح حدیث میں یہ الفظ بھی ہیں (اللہ کے نام سے ذبح کر تا ہوں، یا اللہ اسے آل محمد اور امت محمد e کی طرف سے قبول فرما۔ (ابو داؤد، کتاب الاضاحی باب مایستحب من الضحایا) لہٰذا قربانی کرتے وقت اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّاکے الفاظ کہنا بھی مسنون ہیں ٰ

دوسرے سے قربانی کروانی جائز ہے لیکن خود کرنا افضل ہے۔

استطاعت کے مطابق ایک سے زیادہ قربانی دینا بھی مسنون ہے۔

اپنے جانور کی قربانی سے گوشت خود کھانا مسنون ہے۔

قربانی کا سارا گوشت استعمال کرنا ضروری نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ فِیْ قِصَّۃِ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَ...ثُمَّ انْصَرِفَ اِلَی الْمَنْحَرَفَنَحَرَ ثَلاَثًا وَّسِتِّیْنَ بِیَدِہٖ ◆ثُمَّ اعْطٰی عَلِیًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَکَہٗ فِیْ ہَدْیَۃِ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ کُلِّ بَدَنَۃٍ بِبَضْعَۃٍ فَجُعِلَتْ فِیْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَکَلاَ مِنْ لَحْمِہَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِہَارَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر tسے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ (رمی کے بعد) نبی اکرم eقربان گاہ تشریف لائے اور تریسٹھ (63) اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کئے۔ باقی اونٹ (37) حضرت علی t کو دئیے

نے eکو بھی اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ t نے حضرت علیe نے ذبح کیا۔ آپ t جنہیں حضرت علی
اور حضرت e ہر اونٹ سے گوشت کا ٹکڑا لینے کا حکم دیا جسے ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ رسول اللہ
دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور شور با پیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ علیt

قربانی کے لئے موٹا تازہ اور عمدہ جانور خریدنا چاہئے۔

خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔

کسی دوسرے زندہ یا فوت شدہ شخص کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ اشْتَرٰی كَبْشَیْنِ عَظِیْمَیْنِ سَمِیْنَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوءَ یْنِ فَذَبَحَ اَحَدَہُمَا عَنْ اُمَّتِہٖ لِمَنْ شَہِدَ لِلّٰہِ بِالتَّوْحِیْدِ وَشَہِدَ لَہٗ بِالْبَلاَغِ وَذَبَحَ الْاٰخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ہ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ t سے روایت ہے کہ نبی اکرم e جب بھی قربانی کرنے کا ارادہ فرماتے‘ تو دو موٹے تازے‘ سینگوں والے‘ سیاہ رنگ دار‘ خصی مینڈھے خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کی توحید کی گواہی دینے والے اور حضرت محمد e کی رسالت کے قائل ہیں اور دوسرا محمد (e) اور آل محمد (e) کی طرف سے ذبح کرتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قربانی کی بجائے اس کی قیمت صدقہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔